

9104- شہادتین کے قبول ہونے کی شرائط

سوال

میرا سوال ایک خطبے سے متعلق ہے: خطیب صاحب نے کلمے کے متعلق گفتگو کی اور بتلایا کہ کلمے کی 9 شرائط ہیں، انہوں نے کہا کہ اہل علم نے تقریباً 9 یا کم و بیش شرائط ذکر کی ہیں، جب یہ شرائط پوری ہوں گی تو انسان جنت میں داخل ہو سکے گا، ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ محض زبان سے الفاظ ادا کرنا کافی نہیں ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ کلمے کی یہ شرائط جان سکوں، مجھے ان میں سے کچھ یاد ہیں: مثلاً: علم، یقین وغیرہ، تو کیا آپ کو یہ چیزیں معلوم ہیں؟ آپ بقیہ شرائط ذکر کر دیں میں آپ کی اس مدد کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ ان شاء اللہ

پسندیدہ جواب

محسوس ہوتا ہے کہ آپ کلمے سے مراد لاله الا اللہ محمد رسول اللہ لے رہے ہیں، اور خطیب کی مراد بھی یہی تھی۔

تو کلمہ شہادت کی متعدد شرائط ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلی شرط: علم

یعنی: اس کے معنی کا علم ہو، نفی کا بھی اور اثبات دونوں کا ایسا علم ہو جس سے جمالت ختم ہو جائے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾.

ترجمہ: جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ [محمد: 19]

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِلَّا مَن شَهِدَ بِالنَّبِيِّ نَبِيًّا وَبِهِمُ الْيَعْلَمُونَ﴾.

ترجمہ: ماسوائے ان لوگوں کے جنہوں نے جانتے ہوئے حق کی گواہی دی۔ [الزخرف: 86] یعنی: انہوں نے اپنے دل سے سمجھتے ہوئے زبان کے ساتھ اقرار کرتے ہوئے لاله الا اللہ کی گواہی دی۔

صحیح حدیث میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص جانتے ہوئے فوت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔)

دوسری شرط: یقین

کلمہ پڑھنے والے کا کلمہ پڑھتے ہوئے کلمہ کے مضموم پر ایسا ہنختہ یقین کہ جس کی وجہ سے ہر قسم کا شک زائل ہو جائے؛ کیونکہ ایمان کے لیے یقین ہونا لازم ہے، کلمہ پڑھتے ہوئے غالب گمان سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، تو دل میں شک آنے سے کس طرح فائدہ ہو سکتا ہے؟ اہل ایمان کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاءُوهُمْ بِالْحَقِّ وَأَنفُسُهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾.

ترجمہ: یقیناً مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور شک و شبہ میں نہیں پڑے، انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہ الہی میں جہاد کیا، یہی لوگ سچے

ترجمہ: اور جو شخص اپنا چہرہ اللہ کے سپرد کر دے اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس نے مضبوط کڑے کو اچھی طرح تمام لیا ہے، اور تمام امور کا انجام اللہ کے سپرد ہے۔ [لقمان: 22] یعنی اس نے لا الہ الا اللہ کو مضبوطی سے تمام لیا ہے۔ سپرد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنا دے، اور نیکو کار کا مطلب ہے کہ وہ توحید پرست ہو۔

پانچویں شرط: صداقت

مطلب یہ ہے کہ ایسی سچائی جو جھوٹ کی نفی کر دے، یعنی یہ کلمہ صدق دل سے پڑھے، جس کا مضموم یہ ہے کہ دل کی دنیا زبان کے الفاظ کی تائید کرے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿الْم (1) أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يَبْرُكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْقَهُونَ (2) وَنَعْلَمُ هَذَا الَّذِينَ مِنْ قَلْبِهِمْ فَلَيُعَذِّبُنَا اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيُعَذِّبُنَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾۔

ترجمہ: الم کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ انہیں یہ کہنے پر جھوڑ دیا جائے گا کہ "ہم ایمان لائے" اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟ حالانکہ یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا تاکہ اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو عیاں کر دے اور جھوٹے لوگوں کو بھی آشکارا کر دے۔ [العنکبوت: 1-3]

صحیح بخاری اور مسلم میں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے کوئی بھی صدق دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم پر حرام کر دیا ہے۔)

چھٹی شرط: اخلاص

اخلاص کا یہ مطلب ہے کہ عمل صالح کو کسی بھی قسم کی شریک آمیزش سے پاک رکھیں، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اللَّهُ الَّذِينَ اخْلَصُوا﴾۔

ترجمہ: خالص عبادت صرف اللہ ہی کے لیے ہے۔ [الزمر: 3]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حَقَّامًا﴾۔

ترجمہ: اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا کہ وہ یکسو ہو کر اخلاص کے ساتھ صرف اللہ کی بندگی کے لیے عبادت کریں۔ [البینہ: 5]

اور صحیح حدیث میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لوگوں میں سے میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہے جو اپنے دل یا جان کی خوشی سے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے۔)

ساتویں شرط: محبت

یہاں اس کلمے، اس کلمے کے تقاضے اور اس کلمے کے معانی سے محبت مراد ہے، اسی طرح ان لوگوں سے محبت بھی مراد ہے جو اس کلمے کے ماننے والے ہیں اور اس کی شرائط کو پورا کرتے ہیں، ساتھ ہی اس کے منافی امور سے بغض رکھنا بھی لازم ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِتِّدَادًا يُسَبِّحُونََهُمْ كَتِّبَ اللَّهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا اللَّهُ تَجَالًا﴾۔

ترجمہ: کچھ لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو اللہ کا شریک بناتے ہیں۔ وہ ان شریکوں کو یوں محبوب رکھتے ہیں۔ جیسے اللہ کو رکھنا چاہیے اور جو ایماندار ہیں وہ تو سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت رکھتے ہیں۔ [البقرة: 165] بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز کو اپنی خواہش پر ترجیح دے، اور ایسی چیزوں کو برا سمجھے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ ہیں چاہے ذاتی طور پر ان کی طرف مائل ہی کیوں نہ ہو۔ ان سے اپنا تعلق بنائے جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا تعلق ہے، اور ان سے دشمنی رکھے جن سے اللہ اور اس کے رسول کی دشمنی ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی پیروی کرے اور آپ کی رہنمائی قبول کرے۔ یہ تمام علامات محبت کی شرائط

ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی شرط نہ ہو تو محبت معدوم ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تین چیزیں جس میں پائی جائیں تو ان کی وجہ سے انسان ایمان کی مٹھاس پاتا ہے: اللہ اور اس کے رسول اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں، کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے محبت کرے، اور جب سے اللہ نے اسے کفر سے بچایا تو وہ کفر میں واپس لوٹنا اسی طرح ناپسند کرے جس طرح اُس کو آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔) یہ روایت بخاری مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کچھ اہل علم نے آٹھویں شرط کا اضافہ بھی کیا ہے، وہ یہ ہے کہ جس غیر اللہ کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس کا انکار، یعنی طاغوت کا انکار، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ کے سوا جس کی بھی عبادت کی جاتی ہے اس کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون محترم ہے، اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اس لیے کسی بھی شخص کی جان اور مال کو تحفظ حاصل ہونے کے لیے لا الہ الا اللہ کے اقرار پر غیر اللہ کا انکار بھی لازم ہے چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

واللہ اعلم